UNIVERSAL LIBRARY
OU_222030
UNIVERSAL LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۹۱۰۵۴ Accession No. ۹۳۹۱

Author

Title تاریخ بدیع

This book should be returned on or before the date last marked below.

Checked 1975
۲۱۹
Checked 1965
۲۳۹۷
۹۱۵۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تاریخ بدیع

۱۲۹۷ھ

یعنی

وقائع عمری و سوانح سفری خاکسار خوشہ چین اربابِ کمال محمد یعقوب خان خردسال ابن جناب منشی محمد ابراہیم خان صاحب خلف منشی محمد خلیل اللہ خان صاحب مرحوم رئیس دہلی

بنام نامی و اسم گرامی صاحب قدردانِ علم و فن جناب مستغنی عن الالقاب لفٹنٹ کرنیل ڈبلیو۔ آر۔ ایم۔ ہالرائڈ صاحب بہادر ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم ملک پنجاب

جنابِ من جسطرح آپ کے عہد فرخندہ مہد مین اہل پنجاب کو تعلیم علوم و السنہ کی گئی ہے اور آپ کے فیض عام سے یہان کے خاص و عام نے دل کھول کر حسن تربیت سے تجربہ علمی حاصل

گیا ہے میرے بیان کا محتاج نہین ہے اور طلباے اہلِ پنجاب کی دُرستیِ حالت اور اصلاح و تہذیب کا جسقدر آپ کو خیال رہا اور ہے کسی افسرِ سرشتۂ تعلیم کا حصّہ نہین ہوا ہے؛ اس لئیے مین خدا کا شکر کرتا ہون کہ مین نے ایک ایسے افسرِ علمدوست کے وقت مین ہوش سنبھالا ہے کہ جس کے مبارک زمانہ مین چارون طرف علم کا عام چرچا ہو رہا ہے اور روز بہ روز رُو بہ ترقی نظر آتا ہے؛ خداوندِ عالم ایسے عالمِ علمدوست کی عمر کو ہمارے طولِ امل سے بھی زیادہ دراز فرماے' اور ہماری تعلیم کے اس نونہال اور سرسبز باغ کو جسے ہمارے فاضل محسن اور غمخوار مُربی نے اپنے مبارک ہاتھ سے لگایا ہے پھلنا اور پھولنا نصیب ہو؛ آمین! ثم آمین!!-

بعد اس کے کہ مین اپنے عریضۂ نیاز کا یہ دیباچہ یا تمہید گزارش کر چکا ہون، میری آرزو ہے کہ، مین اپنی ایک مفصّل سرگزشت متعلّق بہ تحصیلِ علم و تجربۂ سیر و سفر آپ کی معزز خدمت مین عرض کرون؛ تاکہ آپ کی مفید ہدایتین اور قدردانیان میرے شوقِ تعلیم کو ترقیِ مزید کا حوصلہ بخشین-

کمترین ۱۶ستمبر ۱۸۶۳ء مطابق ۲۶ جمادی الثانی ۱۲۸۰ھ کو پیدا ہوا؛ ۲ برس چھ مہینے حالتِ شیرخواری اور اُس کے چھُٹنے کی تقریب مین گزرے- ۱۸۶۸ء مطابق ۱۲۸۵ھ مین اپنے والد سے اردو کی پہلی کتاب شروع کی اور اختتامِ سال تک اردو کی دوسری اور تیسری بھی تمام کر لی- شروع ۱۸۶۹ء مطابق ۱۲۸۶ھ مین تھوڑا سا مصدر فیوض پڑھکر گلستان شروع کر دی؛ ساتوان باب پڑھتا تھا کہ اُس

اثنا میں جناب والد ماجد کو سفر ریاست جیند کا درپیش ہوا! وہاں اُن کے ہمراہ جا کر
یہ شوق دامنگیر ہوا کہ کچھ عربی بھی پڑھنی چاہیئے - چنانچہ ایک اُستاد کو مقرر کر کے
میزان و منشعب اور نصف صرف میر تک پڑھ چکا تھا کہ ارسطوے زمان جناب
حکیم غلام محمود خان صاحب کی یہ رائے ہوئی کہ ابھی بہت وقت باقی ہے اگر اس
عمر میں عربی پڑھ گئے تو دماغ بالکل ضعیف ہو جائیگا لہذا بموجب حکم حکیم صاحب
ممدوح کے عربی کا پڑھنا ملتوی کر کے بجائے اُس کے ایک کتاب نادر الترتیب نام
جو نظم میں ہے پڑھنے لگا - اسی عرصہ میں منشی رام پرشاد صاحب ناظم جیند سے
ملنے کا اتفاق ہوا! اُن دنوں میں اُن کا پوتا بھی گلستان پڑھتا تھا - ناظم صاحب نے
چند فقرے متفرق حکایتوں کے مجھ سے پوچھے میں نے بتلا دئے! اس پر انہوں نے
خوش ہو کر فرمایا کہ حضور مہاراجہ صاحب بہادر بھی عنقریب بتقریب دورہ سنگرور سے
یہاں تشریف لانیوالے ہیں ہم تمہارا اسلام کرا دینگے اور اس عمر میں جو لیاقت
تم نے پیدا کی ہے اُسکی بھی تعریف کی جاوے گی! چنانچہ اسی کے مطابق ۲ نومبر ۱۸۷۶ء
مطابق ۱۵ شوال المکرم ۱۲۹۳ھ کو مہاراجہ صاحب بہادر کے چوبدار نے مکان پر
آکر میرے والد ماجد سے بیان کیا کہ مہاراجہ صاحب نے آپ کو یاد فرمایا ہے چلئے
اور اپنے صاحبزادہ کو بھی سلام کے واسطے ہمراہ لے چلئے کہ مہاراجہ صاحب
اُنکی باتوں اور لکھنے پڑھنے کے مشتاق ہیں! چنانچہ اُسی وقت والد بزرگوار نے
میرا تبدیل لباس کرا کے اور ایک طلائی رومی گھڑی جو سفر حجاز سے لائے تھے

گم نہین ہونے دیا، اور نصف تک یوسف زلیخا اور کل رقعات عالمگیری پڑہ کر
نظم مین سکندر نامہ اور نثر مین بہار دانش شروع کر دی۔ بہار دانش کے چندہی
ورق پڑہنے پایا تہا کہ ایک روز حضرت عمو صاحب قبلہ بخشی محمد انعام اللہ خان
صاحب کے دولتخانہ پر نواب محمد علیخان صاحب بہادر رئیس جہانگیر آباد پدھارے اور
کہ نثر کی کتاب (بہار دانش) کہ مضامین خلاف تہذیب ہین جن کے پڑہنے سے نیک نتیجہ کی
اُمید نہین ہے اس لیے ضرور ہے کہ اسکا پڑہنا چہوڑ دو اور بجاے اسکے انوار سہیلی نثر مین
شروع کردو چنانچہ مینے بموجب اسکے انوار سہیلی کا پڑہنا شروع کر دیا اور اُسکو چہوڑ دیا
اسی عرصہ مین والد ماجد کا ارادہ سفر دکن کا ہوا مینے بہی ہمراہ جانیکے لئے مصمم قصد کیا
اور بقول حضرت سعدی علیہ الرحمہ کے تجربہ سفر کو بہی ضروری سمجہا جیسا کہ گلستان مین
لکہا ہے ؎ تا بہ دکان خانہ در گروی + ہرگز اے خام آدمی نشوی +
۲۴ مئی ۱۸۷۸ء مطابق ۲۰ جمادی الثانی ۱۲۹۵ہجری کو دن کے دس بجے ریل مین
سوار ہوکر غازی آباد و سکندرہ و خورجہ و بلند شہر کے اسٹیشنون سے گذرتا ہوا
علی گڑہ کے اسٹیشن پر پہنچا۔ یہان بوجہ خرابی موسم کے میری طبیعت پر فی الجملہ حرارت
طاری ہوگئی، مگر اُسی وقت جو کثرت سے برف کا استعمال کیا گیا تو پہر حالت اصلی پر
آگئی اور وہان سے ریل پر سوار ہوکر چندوسی۔ بریلی۔ شاہجہان پور۔ ہردوئی
ہوتا ہوا صبح کے ۲ بجے لکہنو پہنچا، اور جناب میرزا عباس بیگ صاحب مرحوم
تعلقدار کی کوٹہی مین قیام کیا۔ چونکہ مین وطن مین اکثر قصص ہندکا بہی

مطالعہ کیا کرتا تہا، اور اُن مین ہنری لارنس صاحب کی خیرخواہانہ خدمتون کا ذکر
بہی نظر سے گزرا تہا، لہذا سب سے پہلے صاحب معصُوف کے میموریل پر چلکر بیلی گارڈ کو
متاسفانہ دیکہتا رہا - بعد ازان قیصر باغ - حسین آباد مبارک - چتر منزل وغیرہ کی
سیر کرتا رہا - پہر ۶ر جُون ۱۸۷۸ء مطابق ۴ر جمادی الثانی ۱۲۹۵ھ کو صبح کے
۸ بجے بسواری ریل کانپور ہوتا ہوا قریب شام کے الہ آباد پہنچا - یہان سے دس بجے
دن کو جبلپور آیا، اور ایک مقام کیا - شہر کو نہایت وسیع اوصاف پایا مگر گرمی کی
نہایت شدت دیکہی - دُوسرے روز دن کے ۱۰ بجے سوار ہو کر پہاڑون کی درمیان
سے جو ریل کی رفتگی دیکہی عجب قدرت خدا نمایان ہوئی - جا بجا طلسمات کا عالم
نظر آتا تہا - جو درے کہ آبشار تہے اُنمین موقع آبشاری پر ایسی خُوبی کے ساتہ درخت کہ
پودے لگائے گئے ہین کہ گلزار کشمیر کا دہوکا ہوتا تہا غرض طرح طرح کی خوش صنعت
جالیان ریل کی دیکہتا ہوا کلیانی پہنچا، وہان سے دانا پور گلبرگہ شریف برہان پور
شعلہ پور شاہ آباد ہوتا ہوا ۱۰ جُون ۱۸۷۸ء مطابق ۸ جمادی الثانی ۱۲۹۵ھ کو
شام کے ۵ بجے حیدرآباد کے اسٹیشن پر بخیریت تمام پہنچ گیا - اس اسٹیشن کے باہر
ایک باغ سرکار نظام کا ہے جسے باغِ عامّہ کہتے ہین یہ باغ نہایت پُر رونق
اور وسیع ہے اور اُسمین جانوران چرند و پرند جا بجا موقع سے پرورش پاتے ہین
چنانچہ ایک مادہ شترمرغ مین نے دیکہی جس کا نر مر گیا تہا وہ کچہ عجیب شکل کی تہی کہ
پچہلا نصف جسم تو بالکل اُونٹ کا تہا، اور اُوپر کا نصف جسم طاؤسی یا بڑے مرغ کیطرح

معلوم ہوتا تہا - باغ کے بیچ مین ایک کوٹہی نما عمارت ہے جس کے متصل ایک
کارخانہ گاس کی روشنی کا ہے - یہان سے کم سے کم ۳ میل کے فاصلہ پر شہر
خجستہ بنیاد حیدر آباد واقع ہے - یہ شہر بہت بڑا ہے درمیان شہر کے ایک مکان
چار مینارہ کے نام سے مشہور ہے جو بہت عمدہ اور مناسب موقع پر واقع ہے
اور عمارت بہی اُسکی قابل دید ہے - اسکے متصل گلزار حوض نہایت لطافت سے
بنایا گیا ہے - یہ شہر خط استوا سے قریب ہے اس سبب سے آب و ہوا معتدل رہتی ہے
گرمی سردی کم ہوتی ہے - عورت یہان کی قوی اور بارکش ہوتی ہے - اس
شہر مین مکہ مسجد بہی عمدہ عمارت ہے اسکے صحن کے متصل دو تخت سنگ موسی کے
رکہے ہوے ہین - وہان کے عام باشندے اس روایت کو معتبر خیال کرتے ہین کہ
جو پردیسی ایکبار انمین سے کسی تخت پر بیٹہ جاے تو وہ خواہ کہین چلا جاے اُسکو پہر دوبارہ
حیدر آباد مین آنا ہوتا ہے - اہل شہر کی زبان مخلوط بہ اردو ہے اور بیرونجات
مین مرہٹی و تلنگی وغیرہ زبانین کثرت سے بولی جاتی ہین - تمام دفتر اور عدالتہاے
شہر و مضافات مین فارسی لکہنے پڑہنے کا رواج ہے - جس طرح تاڑ مین سے
تاڑی نکالتے ہین اسی طرح وہان کہجور مین سے سیندہی نکلتی ہے ' جسکو وہانکے
لوگ کثرت سے پیتے ہین - وہان نباتات مین شریفہ نہایت عمدہ اور کثرت سے
پیدا ہوتا ہے - ساکنان شہر اکثر متمول اور مرفہ الحال ہین - یہان تہ ڈیوڑہیان
بہت عالیشان مشہور ہین پہلی ڈیوڑہی حضور پرنور حضرت آصف جاہ کی -

*

دوسری ڈیوڑہی شمس الامرا امیر کبیر بہادر کی تیسری ڈیوڑہی نواب مختار الملک سر سالار جنگ بہادر کی چوتھی ڈیوڑہی راجہ نرندر بہادر کی جو راجہ چندو لال دیوان سابق کے پوتے ہین - باقی چہوٹی ڈیوڑہیان کثرت سے ہین - محراب دار دروازہ کو یہان کمان بولتے ہین - شہر مین بیس پچیس رئیس صاحب نوبت ہین - حضور نظام آصف جاہ جو ابہی صغیر سن ہین حضور پر نور کے لقب سے ملقب ہین - ملک کا انتظام دو عالیشان سردار و نکے ہاتہ مین ہے، اور یہی دو عہدے معزز بہی شمار کئے جاتے ہین - اوّل نیابت جس پر جناب شمس الامرا امیر کبیر بہادر ممتاز ہین - دوسرا عہدہ دیوانی کا جس پر نواب سید تراب علیخان بہادر مختار الملک مامور ہین - یہ نواب اپنے وقت کے ایک دُر بے بہا ہین اور دانائی و کاردانی مین دُور دُور تک اپنا جواب نہین رکہتے - جو امور کہ شایان سرداری ہین سب انکی ذات برگزیدہ صفات مین موجود ہین - یہان کا انتظام دیوانی و فوجداری و مالی و ملکی اور سب ہندوستانی ریاستون کی نسبت بہتر اور قابل ترجیح ہے - اور پولس کا انتظام بہی روز بروز بہتر ہوتا جاتا ہے - یہان کا سررشتہ تعلیم بہی خوب ترقی پر ہے - اس سررشتہ کے افسر مولوی محمد عنایت الرحمن خان صاحب دہلوی ہین - ان صاحب نے گورنمنٹ کالج دہلی مین تعلیم پائی ہے اور اپنے فرض منصبی کو بہت سرگرمی اور خوبی کے ساتہ انجام دیتے ہین

اور بڑے خوش اخلاق اور خوش لیاقت آدمی ہین - قریب شہر کے دو تالاب

مشہور ہین؛ ایک تو میر عالم⁺ کا تالاب ہے؛ اور دوسرا میر جملہ کا - یہ میر جملہ پہلے دکن مین

ہیرے کی تجارت کیا کرتے تھے؛ چنانچہ کوہ نور نامے ہیرا جو مشہور نزدیک و دور ہے

اور ریاست پنجاب سے بعد قبضہ برٹش کے حضور عالیہ قیصرۂ ہند کی خدمت مین

بھیجا گیا تھا - انہی میر جملہ نے شاہجہان کی نذر مین گزرانا تھا اور اسی قسم کی

خدمات کے صلہ مین وہ ہمیشہ اورنگ زیب کو معتمد علیہ رہتے تھے - یہان سے

چھ یا سات میل پر حسین ساگر ایک مقام ہے جہان انگریزی فوج کی چھاونی

پڑی ہوئی ہے - یہان کی آبادی عمدہ اور با قرینہ ہے سڑکین نہایت صاف

اور باغات جا بجا موجود ہین اور بڑے بڑے تاجر ہر قسم کے آباد ہین - یہان کا

کل انتظام دیوانی و فوجداری صاحب رزیڈنٹ بہادر کے تحت ہے -

المختصر جب بندہ کو ۲۴ مئی سے ۱۰ جون تک زمانہ سیر و سفر مین گزرا تو میرے

والد بزرگوار کو یہ خیال پیدا ہوا کہ مبادا مین پچھلا لکھا پڑھا بھول جاؤن

اس لئے سب سے پہلے اسی کا بندوبست ضروری سمجھا؛ چنانچہ جناب محمد مظفر الدین

خان صاحب سے جو فن خوشنویسی مین دوسرے میر عماد اور حضور پرنور کے استاد ہین -

---

+ یہ میر عالم زمانۂ سابق مین اس ریاست کے دیوان اور نواب مختار الملک بہادر کے اجداد مین سے تھے - چنانچہ دیوانی کا معزز عہدہ اُن کے خاندان عالیشان مین آج تک بہ سبب حسن لیاقت اور خدمات عمدہ کے بطور موروثی چلا آتا ہے - جسکی نظیر نواب مختار الملک بہادر جیسا مدبر اور فہمیدہ دیوان ہے - خداوند عالم اُن کے صاحبزادگان والاشان نواب لئیق علیخان بہادر اور نواب سعادت علیخان بہادر کو بھی ایسا ہی علم و اقبال و بخت و دولت نصیب کرے ۱۲

میری اصلاحِ قطعات شروع کرادی اور ریاضی پڑہانے کے لئے ایک صاحب
مدراسی کو اور فارسی پڑہانے کے لئے ایک لکھنوی مولوی صاحب کو مقرر کیا۔
سب سے پہلے میرا ذکر جناب محمد مظفر الدین خانصاحب نے حضور پُرنور کی حضور میں
گزارش کیا کہ، ایک بچہ سات برس کا لڑکا محمد یعقوب نامے دہلی سے آیا ہے
اور مجھ سے اصلاحِ قطعات لیتا ہے۔ چنانچہ حضور پُرنور میرا حال سنکر بہت محظوظ
ہوئے۔ اس موقع پر مجھے یہ بیان کرنا بہی ضرور معلوم ہوتا ہے کہ، حضور
پُرنور کی تعلیم کا خرچ قریب دس ہزار روپیہ ماہوار کے ہے اور چند اُستاد
مختلف تعلیم کے لئے مقرر ہیں؛ چنانچہ انگریزی پڑہانے پر جناب کپتان کلارک
صاحب بہادر بمشاہرہ دو+ ہزار روپیہ سکۂ کلدار علاوہ خرچ کہانے اور
سواری وغیرہ کے بہ ایمائے گورنمنٹ مامور ہیں اور ولایت کے ایک بڑے
معزز خاندان میں سے ہیں، مُلک فارس میں بہی عرصہ تک تشریف فرما
رہے ہیں اور مشرقی و مغربی زباندانی میں یدِ طولیٰ رکہتے ہیں۔ ان کی میم
صاحبہ بہی فارسی زبان خوب جانتی ہیں اور جب تک کہ میں حیدرآباد میں رہا
وہ میرے حال پر یکسان شفقت فرماتی رہیں۔ نیز ایک دیگر معلّم حضور پُرنور کے
محمد آغا میرزا صاحب ہیں جو کپتان کلارک صاحب بہادر کے نایب ہیں

+ یہان تین سکّون کا رواج ہے؛ اوّل چلنی جو بمقابلہ سکۂ کلدار (انگریزی) کے ۲۵ فیصدی بڑہکا ہے۔ دوسرا حالی جو بہ نسبت کلدار کے ۱۵ فی سیکڑہ کم پر چلتا ہے۔ تیسرا کلدار جو یہان وہان تک بولتے ہیں سولہ آنہ میں چلتا ہے، اور سوا کپتان کلارک صاحب بہادر کے حیدرآباد میں کسی افسر کو نہیں ملتا۔

اور بڑے خوش اخلاق اور خوش لیاقت آدمی ہین - قریب شہر کے دو تالاب

مشہور ہین، ایک تو میر عالم+ کا تالاب ہے، اور دوسرا امیر جملہ کا یہ میر جملہ پہلی دکن مین

ہیرے کی تجارت کیا کرتے تھے؛ چنانچہ کوہ نور نامے ہیرا جو مشہور نزدیک و دور ہے

اور ریاست پنجاب سے بعد قبضۂ برٹش کے حضور عالیہ قیصرۂ ہند کی خدمت مین

بھیجا گیا تھا - انہی میر جملہ نے شاہجہان کی نذر مین گذرانا تھا اور اسی قسم کی

خدمات کے صلہ مین وہ ہمیشہ اورنگ زیب کو معتمد علیہ رہے تھے . یہان سے

چھ یا سات میل پر حسین ساگر ایک مقام ہے جہان انگریزی فوج کی چھاونی

پڑی ہوئی ہے . یہان کی آبادی عمدہ اور با قرینہ ہے سڑکین نہایت صاف

اور باغات جابجا موجود ہین اور بڑے بڑے تاجر ہر قسم کے آباد ہین . یہان کا

کل انتظام دیوانی و فوجداری صاحب رزیڈنٹ بہادر کے تحت ہے -

المختصر جب بندہ کو ۲۴ مئی سے ۱۰ جون تک زمانہ سیر و سفر مین گذرا تو میرے

دل پر گوار کو یہ خیال پیدا ہوا کہ مبادا مین پچھلا لکھا پڑھا بھول جاؤن

اس لئے سب سے پہلے اسی کا بندوبست ضروری سمجھا؛ چنانچہ جناب محمد مظفر الدین

خان صاحب سے جو فن خوشنویسی مین دوسرے میر عماد اور حضور پرنور کی استاد ہین -

+ یہ میر عالم زمانۂ سابق مین اس ریاست کے دیوان اور نواب مختار الملک بہادر کے اجداد مین سے تھے - چنانچہ دیوانی کا معزز عہدہ اُن کے خاندان عالیشان مین آج تک بہ سبب حسن لیاقت اور خدمات عمدہ کے بطور موروثی چلا آتا ہے - جسکی نظیر نواب مختار الملک بہادر جیسا منتظم اور افسر ریاست دیوان ہے - خداوند عالم اُن کے صاحبزادگان والاشان نواب لایق علیخان بہادر اور نواب سعادت علیخان بہادر کو بھی ایسا ہی علم و اقبال و بخت و دولت نصیب کرے ۱۲

میری اصلاحِ قطعات شروع کرا دی اور ریاضی پڑہانے کے لئے ایک صاحب
مدراسی کو اور فارسی پڑہانے کے لئے ایک لکھنوی مولوی صاحب کو مقرر کیا۔
سب سے پہلے میرا ذکر جناب محمد مظفر الدین خانصاحب نے حضور پُرنور کی حضور میں
گزارش کیا کہ، ایک چھ سات برس کا لڑکا محمد یعقوب نامے دہلی سے آیا ہے
اور مجھ سے اصلاحِ قطعات لیتا ہے۔ چنانچہ حضور پُرنور میرا حال سنکر بہت محظوظ
ہوے۔ اس موقع پر مجھے یہ بیان کرنا بھی ضرور معلوم ہوتا ہے کہ، حضور
پُرنور کی تعلیم کا خرچ قریب دس ہزار روپیہ ماہوار کے ہے اور چند اُستاد
مختلف تعلیم کے لئے مقرر ہیں؛ چنانچہ انگریزی پڑہانے پر جناب کپتان کلارک
صاحب بہادر بہ مشاہرہ دو ہزار روپیہ سکہ+ کلدار علاوہ خرچ کہانے اور
سواری وغیرہ کے بہ ایماے گورنمنٹ مامور ہیں اور ولایت کے ایک بڑے
معزز خاندان میں سے ہیں؛ مُلک فارس میں بھی عرصہ تک تشریف فرما
رہے ہیں اور مشرقی و مغربی زباندانی میں یدِ طُولیٰ رکھتے ہیں۔ ان کی میم
صاحبہ بھی فارسی زبان خوب جانتی ہیں اور جب تک کہ میں حیدرآباد میں رہا
وہ میرے حال پر یکسان شفقت فرماتی رہیں۔ نیز ایک دیگر معلم حضور پُرنور کے
محمد آغا میرزا صاحب ہیں جو کپتان کلارک صاحب بہادر کے نایب ہیں

+ یہاں تین سکوں کا رواج ہے؛ اوّل چلنی جو بمقابلہ سکہ کلدار (انگریزی) کے ۲۵ فیصدی بڑہ کر ہے۔ دوسرا حالی جو بہ نسبت کلدار کے ۱۵ سیکڑہ کم پر چلتا ہے۔ تیسرا کلدار جو یہاں وہاں تک پورے سولہ آنے میں چلتا ہے، اور سوا کپتان کلارک صاحب بہادر کے حیدرآباد میں کسی افسر کو نہیں ملتا۔

ان کو چار سو روپیہ سکۂ حالی ماہوار ملتے ہین - عربی اور فارسی سکہلانے پر افضل الفضلا
فخر العلما جناب مولانا محمد مسیح الزمان خان صاحب بہ مشاہرہ پندرہ سو روپیہ
سکۂ حالی علاوہ خرچ سواری وغیرہ کے ممتاز ہین، اور حافظ انوار الدین صاحب
نایب مولانا صاحب کو تین سو حالی ماہانہ ملتے ہین - ان نایبون کے سوا اور کئی شخص
واسطے درست رکھنے قلم و دوات وغیرہ کے مقرر ہین - لکھوانے پر جناب محمد مظفر الدین
خان صاحب معکوف العہد مقرر ہین اور ۳ سو روپیہ سکۂ حالی ماہانہ تنخواہ پاتے ہین
- ان کی تنخواہ اگرچہ سررشتہ ہذا سے کم ہے لیکن ایک کارخانہ مشعل کا بھی اُن کو
سپرد ہے - ان حضرات کے سوا ایک شخص ایرانی خاص فارسی سکہانے کے
واسطے اور چند اشخاص بطور حاضر باش مصاحبونکی باہوار پیش قرار مامور ہین -
ایک روز حضور پرنور نے محمد آغا مرزا بیگ صاحب سے میرا حال دریافت فرمایا
اور ایک قطعہ خوشخط لکھا ہوا مرزا صاحب موصوف کی معرفت مجھے بطور عطیہ بھیجا
اسی اثنا مین وہان ایک مشہور میلا ہوا جو مولا کے پہاڑ پر شہر حیدر آباد سے
۷ یا ۸ میل کے فاصلہ پر رجب کے مہینے مین ہوا کرتا ہے اور جسمین خود حضور پرنور
بھی نہایت تزک و احتشام سے بسواری فیل جلوہ فرما ہوتے ہین - اور عالیجناب
شمس الامرا امیر کبیر بہادر اور جناب نواب مختار الملک سر سالار جنگ
بہادر اور تمام رئیسون کے سامان ایسے عمدہ موقع سے جا بجا آراستہ ہوتے ہین
اور فوجین مع توپ خانجات کے لب سڑک اس خوش اسلوبی سے ایستادہ کیجاتی ہین

کہ جنگل اور پہاڑ پر عجیب کیفیت نمایان ہوتی ہے۔ یہ میلا دو پہاڑون کے درمیان ہوا کرتا ہے اور دو تین روز تک رہتا ہے۔ چونکہ مجھکو بھی اس میلہ کے دیکھنے کا بہت شوق تہا اس لئے وہان جانیکا تہیہ کیا اور اتفاق سے اُس مکان مین جاکر ٹہرا جسمین جناب کپتان کلارک صاحب بہادر مع اپنی میم صاحبہ کے فروکش تہے۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ میم صاحبہ ممدوحہ ہوا خوری کے لئے اُسی مکان باغیچہ مین تشریف لائین، مین بھی اُسوقت چمن مین سیر کر رہا تہا۔ میم صاحبہ مجھے دیکھکر غلام مرتضی جمعدار سے دریافت کیا کہ یہ کس کا لڑکا ہے جمعدار نے کہا یہ محمد آغا مرزا صاحب کا بہائی ہے۔ یہ لڑکا اور اس کے والد تہوڑے روز ہوے شاہجہان آباد+ سے حیدرآباد مین بغرض سیر آئے ہوے ہین اور یہ لڑکا فارسی پڑہا ہوا ہے اور لکہنا بھی خوب جانتا ہے۔ یہ سُنتے ہی میم صاحبہ نے انگلی کے اشارہ سے مجھے اپنے پاس بُلایا اور فارسی زبان مین پوچھا کہ تم کیا پڑہتے ہو مین نے کتابون کا نام لیکر بتلا دیا کہ یہ پڑہتا ہون، پہر مجھکو اپنے ساتھ بالاخانہ پر لے گئین، وہان کپتان صاحب بھی تشریف رکھتے تہے۔ میم صاحبہ نے صاحب سے کہا کہ دیکھو صاحب یہ لڑکا اس عمر مین فارسی پڑہا ہوا ہے۔ اسپر صاحب نے

+ جسے اس زمانہ مین باہر والے عموماً دہلی اور خاص شہر کے باشندے دلّی (بتشدید لام) کہتے ہین در اصل دلّی کا نام شاہجہان آباد ہے جو دلّی اُجڑ کر اُس کے شمالی جانب آباد ہوا تہا اور شاہجہان نے اُسکی چار دیواری کہنچوا کر اپنے نام کے ساتھ نامزد کیا تہا جس کی تاریخ بنا اس مصرع سے پیدا ہے۔ بود شہر شاہجہان آباد از شاہجہان آباد (۔[illegible] ہجری)

مجھسے فارسی مین چند باتین کین اور مین نے اُن کا جواب دیا تو متعجب ہوکر فرمانے لگے کہ یہ لڑکا ہونا ہے - میم صاحبہ نے کہا ابھی ڈاکٹر صاحب آنیوالے ہین ہم انکو دکھائینگے، چنانچہ اُسی وقت ڈاکٹر صاحب تشریف لے آے - میم صاحبہ نے مجھے اُن کے سامنے پیش کر کے پوچھا، اسکی کیا عمر معلوم ہوتی ہے! ڈاکٹر صاحب نے کہا چھ یا سات برس سے زیادہ نہین معلوم ہوتی - بعد اس کے کپتان صاحب اور ڈاکٹر صاحب انگریزی مین کچھ باتین کرنے لگے اور میم صاحبہ نے مجھکو میز پر لیجاکر بسکٹ اور چند طرح کی تحفہ مٹھائیان کھلائین اور پھر میرا ہاتھ پکڑ کر صاحب کے پاس آئین اور انگریزی مین باتین کرنے لگین - بعدہ صاحب نے بھائی آغا مرزا صاحب کو بُلا کر دیر تک میرے لکھنے پڑھنے کا حال دریافت فرمایا اور ولایت کی تعلیم کا حال یوُن ارشاد کیا کہ جب لڑکا دس گیارہ برس کا ہو جاتا ہے تب اُسکو مدرسہ مین بٹھایا جاتا ہے، اسکو انگریزی ضرور پڑھائی چاہئے - پھر صاحب سوار ہو کر چلے گئے مین میم صاحبہ کے پاس حاضر رہا - اس شب روشنی چراغان کا جلسہ ہونیوالا تھا -

صاحب بہادر کی کوٹھی بھی جھاڑ فانوس سے آراستہ ہو رہی تھی - اس رات معمول ہے کہ روشنی شام سے صبح تک رہتی ہے اور کل رئیس ہاتھیون پر سوار ہوکر اُس کا تماشا کرتے ہین اسی دستور کے موافق جب میم صاحبہ کا ہاتی ہودج انگریزی ساتھ سج کر آیا تو میم صاحبہ نے براہ شفقت فرمایا کہ، جاؤ محمد یعقوب ہمارے ہاتی پر بیٹھکر سیلہ کی سیر کر آؤ - مین نے جناب بھائی ساجد مرزا صاحب اور بھائی واحد مرزا صاحب کو

بلاکر ساتھ لیا اور ہاتی پر سوار ہوکر خوب بازدے میلہ کی سیر کی۔ جب خوب سیر سے سیر ہوگیا تو واپس آیا۔ میم صاحبہ نے ایک طشتری مین عمدہ بسکٹ اور ایک طشتری مین انناس لگاکر میرے ساتھ کردیئے کہ اپنے مکان پر جاکر کہانا۔ پہر تو مین ہر روز جب تک وہ میلا رہا صاحب اور میم صاحبہ کی خدمت مین حاضر ہوتا رہا اور میلا ختم ہونیکے بعد شہر مین آگیا۔ جمعہ کو کہ تعطیل کا دن ہوتا ہے مین بلاناغہ صاحب اور میم صاحبہ کی کوٹھی پر جایاکرتا تہا۔ چند روز مین میری تعلیم وتربیت کا چرچا عالمگیر ہونیلگا۔ چنانچہ نواب مختار الملک بہادر کے صاحبزادون نے اپنا معتمد بہیجکر مجھے بلوایا مین بہائی آغا مرزا بیگ صاحب کی معیت مین حاضر ہوا۔ میری تعلیم کا حال برادر صاحب موصوف سے دریافت فرماتے رہے اور کہا ہمین یقین نہ آتا تہا آج دربار حضور پُر نور مین مولوی محمد معز الدین خان صاحب مصاحب امیر کبیر نے ذکر کیا تہا اسواسطے ہم نے بلاکر دیکہا۔ ان ہی ایام مین جمعہ کے دن مین اپنے والد ماجد کے ساتھ واسطے ملاقات جناب مولوی محمد امین الدینخان صاحب کے گیا اور دو قطعے بہی اپنے ہاتھ کے لکہکر لے گیا، جنکو جناب ممدوح نے پسند فرمایا، اور ۲ قطعے مختلف استادون کے ہاتھ کے لکہے ہوے مجھکو عنایت کیئے جو اب تک میرے پاس موجود ہین۔ یہ مولوی صاحب ریاست حیدرآباد مین جلیل القدر عہدہ پر ممتاز ہین؛ یعنی جناب نواب مختار الملک بہادر کے معتمد اعظم شمار کیے جاتے ہین۔ المختصر جب میری شہرت زیادہ ہوئی تو چند حاسد بہی پیدا ہوگئے، اور

جہانتک ہو سکا میری شہرت کرمثانیمین کوتاہی نہ کی، مگر چونکہ میری تقدیرمین
حضور پرنور کی زیارت مقدر تہی، حاسدون کی بیری نہ چلی، چنانچہ مین
ایکروز جناب والد ماجد کی معیت جناب مولوی صلاح الدین صاحب کی
خدمتمین گیا، جو نہایت متقی اور بزرگ صالح ہین اور وہان حاسدون کا بہی کور
ہوا، تو فرمایا کہ میان لڑکے! خاطر جمع رکہو انشاء اللہ تعالی تمہارا اسلام حضور پرنور
مین ضرور ہوگا، اور آج مین تمہاری ملاقات افضل الفضلاء فخر العلماء مولانا
محمد مسیح الزمان خان صاحب استاد حضور پرنور سے کرائے دیتا ہون، چنانچہ
مولویصاحب ممدوح نے مجہکو ہمراہ لیجاکر حضرت مولانا صاحب ممدوح سے ملادیا۔
مولانا صاحب نے پہلی ہی ملاقات مین وہ شفقت بزرگانہ فرمائی کہ مین اُسکا شکر ادا
کرنا اپنی زبان اور قلم کی بساط سے بہت زیادہ جانتا ہون۔ مولانا ممدوح نے
ارشاد فرمایا کہ، حضور پرنور تمہارے لکہنے پڑہنے کا ذکر مجہسے فرما چکے ہین؛
انشاء اللہ تعالے نواب مختار الملک بہادر سے اجازت لیکر تمہین حضور پرنور کی
حضور مین لے جاؤنگا؛ چنانچہ ایکروز افضل الفضلاء فخر العلماء حضرت مولانا
مسیح الزمان خان صاحب نے نواب مختار الملک بہادر سے جاکر میری تقریب کی کہ
ایسا موقع پہر ہاتہ نہین آئیگا، ایک لڑکا محمد یعقوب شریف خاندان کا دہلی سے
آیا ہے چہ سات برس کی عمر ہے اور حیثیت عمری سے زیادہ قابل اور مستعد ہے،
میری رائے مین حضور پرنور سے ملانا چاہیئے تاکہ حضور پرنور کو زیادہ خیال اور توجہ

حصولِ علم کی طرف ہو۔ نواب صاحب بہادر نے فرمایا کہ مولوی صاحب بہتر ہے
ہم اور آپ دونوں پر فرض ہے کہ جہاں تک ہو سکے اس باب میں کوشش کریں کہ
حضورِ پُر نور نہایت لایق اور فایق ہو جائیں۔ آپ ضرور میری طرف سے جا کر حضور
سے عرض کریں کہ جب محمد یعقوب آپ کے سلام کو حاضر ہو تو ایک گھڑی طلائی
جیب خاص سے مرحمت فرمائیں۔ الغرض جب جناب شمس الفضلا نے میری حاضری
حضور کی اجازت حاصل فرمالی اور حاسدوں کو خبر ہوئی تو انہیں خود بقول اس مثل
"چاہ کن را چاہ در پیش" کے اُس سے بھی زیادہ رنج و ملال پیدا ہوا جسقدر کہ وہ
بحالتِ ناکامی میرے لئے چاہتے تھے۔ بہرحال حضرت مولانا صاحب نے نواب صاحب
بہادر کی جانب سے حضورِ پُر نور میں عرض کیا اور حضورِ پُر نور نے اُس تجویز کو
خوشی سے منظور فرمالیا، بعدہ مولانا صاحب نے عرض کی کہ کونسا دن محمد یعقوب
کی حاضری کا تجویز ہوا حضورِ پُر نور نے فرمایا کہ کل محمد یعقوب کے ملنے کا دن
تجویز کر کے اسکا جواب دینگے۔ دوسرے روز مولانا صاحب نے پھر عرض کی اور یہ
حکم ہوا کہ ۳۰ر اکتوبر ۱۸۸۳ء یوم چارشنبہ مطابق ۳۰ر ذی قعدہ ۱۳۰۰ھ ہجری کو
دوپہر کے ایک بجے حاضر ہو۔ غرض جب میرا یوم مُلازمت قرار پاچکا، تو یہ تجویز ٹھہری
کہ اول ایک قطعہ اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا نذرِ حضور کرنا چاہیئے اور پھر معمولی نذر
پیش کرنی چاہیئے، چنانچہ میں چہارشنبہ کو عین وقت پر بسواری میانہ (پالکی)
درِ دولتِ حضورِ پُر نور پر پہنچا۔ محلِ معلٰے کے ملحق مدرسۂ مبارک حضورِ پُر نور کا

نہایت عمدہ فرش فروش اور جھاڑ فانوس سے آراستہ تھا، جب ۹ بجے تو کمترین کو معرفت افضل الفضلا، فخر العلماء، جناب مولانا محمد مسیح الزمان خان صاحب کے حضور پُرنور نے یاد فرمایا - جسوقت مین مدرسہ کے اندر پہنچا، تو دیکھا کہ حضور پُرنور مسند تکیہ لگائے اور نہایت شان و شوکت سے زرین لباس پہنے ہوئے رونق افروز ہین جب مین پہلے دالان مین پہنچا تو اس مقام پر تین تسلیمات بجالایا، بعد اس کے وہ قطعہ جو اپنے ہاتھ سے لکھکر ہمراہ لے گیا تھا نذر گزرانا - بہت خوشی سے لیکر ملاحظہ فرمایا - اس کے بعد مین نے اپنے ملازم سے روپیہ لیکر نذر پیش کی قبول فرمائی، اور بیٹھنے کا حکم دیا - مین آداب بجالا کر بیٹھہ گیا - پھر جناب مولانا صاحب سے مخاطب ہو کر حضور نے فرمایا کہ کچھ عبارت **گلستان** کے پہلے باب مین سے ہمارے روبرو محمد یعقوب سے پڑہوائیے - مین نے بہت اچھی طرح عبارت کا پڑہنا شروع کیا - حضور پُرنور بہت خوش ہوئے پھر ایک تاریخ کی کتاب حضرت مولانا صاحب نے مجھے دیکر ارشاد فرمایا کہ اسکی عبارت بھی حضور پُرنور کو پڑہکر سناؤ، مین نے وہ بھی پڑہ کر سنا دی - بعدہ مولانا ممدوح سے مخاطب ہو کر بمسرت تمام فرمایا کہ حقیقت مین جیسا سنا تھا ویسا ہی دیکھا - پھر حضور پُرنور نے ایک ملازم کی جانب نظر کی اُس نے فوراً ایک طلائی گھڑی پیش کی، حضور پُرنور نے دست شفقت بڑہا کر بجنسہ مجھکو عطا فرما دی اور فرمایا کہ خوب دل لگا کر لکھو پڑہو، اور بعد فراغ تحصیل حضور مین حاضر ہو ہم تمکو کوئی معقول خدمت دین گے - جو کہ یہ

وقت حضور کے محل معلے مین تشریف لیجانے کا تہا لہذا مین نے ایستادہ ہوکر چند دعائیہ
فقرے گزارش کئے اور تہوڑی دور پچھلے قدمون چلکر دروازہ کے باہر اپنے میانہ مین
جا بیٹھا اور اپنے قیام گاہ کو واپس آیا۔ دوسرے دن کہ پنجشنبہ تہا۔ جناب افضل الفضلا کی
خدمت مین جاکر ادائے شکر کیا اور رخصت ہوکر اسی روز مولوی محمد معز الدین خانصاحب
مصاحب امیر کبیر کی خدمت مین واسطے رخصت ہونیکے گیا، چونکہ وہ دن انکی نشست کا تہا،
ملاقات نہین ہوئی، اور نہ مولوی فصیح الدین خان صاحب سے ملنے کا اتفاق ہوا
اسواسطے باقی تمام دن بزرگان و عزیزان وطن کے تحفہ تحایف خریدنے مین گزرا
جمعہ کو مکہ مسجد مین نماز جمعہ ادا کی۔ ۳ر نومبر ۱۸۷۸ء مطابق ۷ر ذی الحجہ ۱۲۹۵ھ کو
بروز یکشنبہ حیدرآباد سے ریل مین سوار ہوکر دوسرے دن صبح کو کلیانی پہنچا۔ تمام
دن یہان ٹہرنا پڑا۔ جب مدراس کی ریل آئی تو اُسمین سوار ہوکر جبل پور۔ الہ آباد
کانپور۔ علی گڑہ۔ غازی آباد ہوتا ہوا ۸ر نومبر ۱۸۷۸ء مطابق ۱۲ر ماہ ذی الحجہ سن مذکور کو
جمعہ کے دن پونے تین بجے شام کے مع الخیر اپنے وطن مین پہنچ گیا۔

یہان اسطرح میری تعلیم کا بندوبست کیا گیا کہ ماسٹر ولایت حسین صاحب واسطے پڑہانے
تحریر اقلیدس و حساب و ترومن کے مقرر ہوئے اور مولوی عبد الرشید صاحب
فارسی پڑہانے پر اور منشی فضل حق صاحب خوشنویس واسطے اصلاح خط فارسی کے
معین کئے گئے۔ ماسٹر ولایت حسین صاحب کے ۳ گہنٹے حسب ذیل مقرر ہوئے۔ اول
گہنٹہ تحریر اقلیدس۔ دوم گہنٹہ ترومن کیرکٹر۔ سوم گہنٹہ حساب + مولوی عبد الرشید صاحب

فیضِ توجہ سے اپنی دشوار کامیابی کو وہان کی تعلیم سے سہل ثابت کیا ہی اسیطرح
اب اپنے نئے شفیق اور مہربان ہیڈ ماسٹر خواجہ شہاب الدین حسن صاحب کے
فیضِ تعلیم سے بھی عنقریب ثابت کرسکون گا کہ مین کیا سے کیا ہو گیا، اور
کہان سے کہان جا پہنچا - واللہ الموفق وعلیہ التکلان -

اسوقت کہ یہ روداد اختتام کو پہنچی ہے، مین مناسب بلکہ ضروری سمجھتا ہون
کہ جناب والا خطاب مسٹر سی - آر کوک صاحب بہادر ممدوح الصدر کی اُس خاص
توجہ کا بھی شکریہ ادا کرون جو میری کامیابی مذکورۃ الصدر کے متعلق مجھے ادا کرنا
ضرور ہے مگر مین دیکھتا ہون کہ میرے چند لفظ اس عالیشان تقریب کے لئے مجھے نہایت
منفعل کرتے ہین اس لئے صرف اپنے ناچیز قطعہ مدحیہ کو اپنے زاید الاوصاف افسر تعلیم کے
حضور مین بامید قبول پیش کرتا ہون - ۵

اے عالمِ زمانہ کوک خوش لقب	بادا مدام یاورِ تو چرخِ چنبری
در جنبِ علمِ تست ارسطو مثالِ طفل	شاگردِ تو کند بفلاطون برابری
اندیشہ ہر قدر کہ بسنجد زہے تو	ہرگونہ بینش انسان توجہ اللہ اکبری
من کیستم کہ وصفِ تو صاحب کنم بیان	مدحِ تو می سزد نہ بدین گونہ سرسری
اکنون کنم تمام من این قطعہ بر دعا	تا مستدام سالِ مسیحی جنوری
باشی مثالِ سنجر و یعقوب آنزمان	استادہ باد پیش تو مانندِ انوری

مجھے یہ عرض کرنا بھی ضرور معلوم ہوتا ہے کہ مین ایک خاص شکریہ اپنے شفیق مخدوم

جناب مولانا سیف الحق صاحب حقی+ دہلوی متخلص بہ ادیب کا ادا کرون،
جنہون نے میرے اس مجموعہ کا تاریخی نام تجویز فرمانیکے علاوہ اُسکی تصحیح اور
حک و اصلاح سی بہی مجھے ممنون کیا ہے، اور جنکی اس عنایت و التفات کے مقابلہ مین
میرا یہ کہنا بہی سیکڑون ہی احسان کو کافی نہین ہو سکتا کہ جب تک میری نگارش
کے لفظ کاغذ پر مسطور اور لفظون مین معانی مستور ہین اُن کا شکریہ جیسے
ہر حرف مدعا سے پیدا رہے گا۔ نیز مجھپر فرض ہے کہ مین جناب ہمایون القاب
مسٹر کیمبل صاحب بہادر کا بہی ایک دلی شکریہ ادا کرون جنکی خدمت مین
مجھے بمعیت حضرت والدی ماجدی مدظلہ العالی اور شفیق مخدوم سید نذیر علی
صاحب ایلمد و مترجم محکمہ جوڈیشیل اسسٹنٹ ضلع دہلی کے ۲ نومبر ۱۸۸۸ء مطابق ۲۴ ذی الحجہ
۱۳۰۵ء کو قلعہ دہلی مین نیاز حاصل ہوا۔ یہ صاحب بلا تعارف سابقہ کے ایسی باتمہر بانی
پیش آے کہ جس کا کچہ بیان نہین ہو سکتا ان سے ملنے کا یہ سبب ہوا تہا کہ میرا قصد
یوروپین سکول رجمنٹ سلطانی نمبر ۳۹ مین داخل ہو کر انگریزی تحصیل
کرنیکا تہا، چنانچہ صاحب ممدوح کے سلام کے بعد یہ پیام بہی گزارش کیا گیا تہا
لیکن صاحب نے قانون نکالکر دیکہا تو کوئی دفعہ ایسی نہ نکلی کہ سوا یوروپین
اطفال کے دیسی متعلم کو داخل ہونیکی اجازت ہو، تاہم صاحب موصوف نے فرمایا تہا

+ چونکہ مولانا صاحب موصوف حضرت شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے پرپوتے ہین
لہذا یہ لفظ بنام اولاد محدث علیہ الرحمہ مین بطور لقب خاندانی کے مستعمل ہے ۱۲

کہ ہم کمانڈنگ افسر صاحب کو رپورٹ کرتے ہین اگر اُنھون نے اجازت دی
تو ہم ہمکو داخل کر لینگے - مگر جب رپورٹ کی گئی تو کمانڈنگ افسر صاحب نے یہی
جواباً کہلا بھیجا کہ ہم کوئی قانون ایسا نہین پاتے جس کے بموجب ہندوستانی لڑکا
اس رسالہ مین بھرتی کیا جاوے؛ چنانچہ اس جواب کے آنے پر مجھی مہربان کیمبل صاحب
بہادر نے اطلاع دی اور میری منشا کے پورا نہونیکا افسوس ظاہر کیا - اب مین
اپنی شفیق جنابہ ڈاکٹر مس جان کوبہ صاحبہ کا خصوصاً وہ شکریہ ادا
کرتا ہون، جو جنابہ ممدوحہ کی مفید مہربانیون کے لایق ہو اور میری احسانمندی کو
بھی اُسی کے مطابق ظاہر کر سکے - یہ مس صاحبہ ولایت کی پاس کردہ ہین اور فی الحقیقت
فن ڈاکٹری مین اپنا جواب نہین رکھتین ؛ یعنی وہ اپنی ذات سے صرف نام ہی کی
مسیحی نہین ہین بلکہ اپنے فن کی صفات سے مسیحائی بھی کرتی ہین؛ چنانچہ
جب سے مجھے اِن مس صاحبہ کی خدمت مین شرفِ نیاز حاصل ہوا ہے بہت تندرست رہتا
ہون، ورنہ ہر سال مین تین مہینے ضرور علیل رہا کرتا تھا - ان مس صاحبہ کے ہاتھ مین
کچھ ایسی خداداد شفا حاصل ہے کہ جس طرح مُلا سیانے حاضرات مین جن -
بھوت کو پکڑ وا بلاتے ہین، اسی طرح ان کے عملِ معالجہ سے صحت ہاتھ باندہے
حاضر ہوتی ہے - مس صاحبہ کو اُردو زبان مین بھی خوب مہارت ہے، اور یقین ہے
کہ چند روز مین لکھنا پڑھنا بھی اچھی طرح سیکھ لینگی؛ کبھی کبھی مجھے رومن مین
اپنے ہاتھ سے چٹھی تحریر فرمایا کرتی ہین اور آپ کی شفقت اور التفات میرے حال پر کبھی ہین

مقام دہلی - مورخہ ۲۶ر نومبر سنہ ۸۰ء } ملتمسہ محمد یعقوب خان دہلوی
مطابق ۲۳ر ذی الحجہ سنہ ۱۲۹۷ ہجری - }

(تاریخ اتمام این مجموعہ از خاکسار مصنف عفی عنہ)

للہ الحمد ہوئی آج مری خاطر جمع	ورنہ کل تک سے مرا کیا کیا پریشان تھا دماغ
اپنے علم و عمل و سیر و سفر کے حالات	من و عن لکھوں میں یکجا کہا کر بہت ڈھونڈ چراغ
ہے یہ تحریر مری نخل تمنا کا ثمر	یہ نگارش ہے مری نخل تمنا کا باغ
فکر تاریخ تھا اسکا مجھے لیکن صد شکر	نہ رہا یہ بھی مرے سینہ پہ تحریر داغ
یعنے ہاتف نے کہا ہنسکے یہ کیا تم یعقوب	آج فارغ ہوا - لکھدو کہ ہوا آج فراغ
	۱۲۹۷ ۱۲۹۷

تکملہ

للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست	آمد آخر ز پس پردہ تقدیر بدرون

حضرات! ان چند پراگندہ اوراق کے جمع کرنے سے جو میرے واقعات عمری کی یادداشت ہیں، میری صرف یہ غرض تھی کہ میں نے ابتک جس جس محنت و مشقت سے لکھنے پڑھنے میں استقدر استعداد بہم پہنچائی ہے، اور جو کچھ کہ میں نے صدہا کوس کے سیر و سفر سے اپنی تحقیقات و معلومات کا مجموعہ فراہم کیا ہے، اُن کو اپنی مادری زبان (اردو) میں اپنے سب بزرگوں عزیزوں اور ہم عمر دوستوں کی حضور میں بطور ایک تحفہ کے پیش کر دوں، جن کا اکثر سوال ہوتا ہے کہ میاں یعقوب تم نے کہاں کہاں

۹۲۴۹۱

کیا کیا سیر دیکھی ہے اور کیا لکھتے پڑھتے ہو اور یہ بھی میرا مطلب تہا کہ اپنی اس مختصر
تصنیف کو جو میری کتاب عمر کا پہلا حصہ ہے اگر وہ میرے ہم سنون اور ہمچشمون کو
ترغیب و تحریص علم کا سبق نہ دے سکے یا اُن کے لئے بے اثر ثابت ہو تو مین اپنے ہی لئے
آئندہ مُفید سمجھون۔ یعنی اگر مشیت الٰہی کے موافق میری عمر نے وفا کی تو مین اپنے
اس خیال کو جو ان چند صفحون مین بطور نمونہ ابتدائی کے ظاہر کیا گیا ہے اپنی ترقی
عمر کے ساتہ وقتاً فوقتاً ترقی دیتا رہون۔ لیکن اس کے ساتہ ہی مجھے یہ بڑا اندیشہ
تہا کہ اگر میرا یہ ابتدائی نمونہ عام قاعدہ سے مستثنے نہ ہوا یعنی میری اس پہلی طرز
مشق کو پُر خطا یا ناموزون مانا گیا تو شاید میرے مقیاس شوق کا درجہ اہل نظر کی
سرد مہریون سے گہٹ جائے گا۔ مگر خدا کا لاکہ لاکہ شکر ہے کہ اس نامہ کو جس نام حق
لکہا تہا اور اُس ابر مطیر علم و ہنر نے کہ جسکی آبیاری التفات سے آج پنجاب کا سررشتہ
تعلیم ہرا بہرا نظر آتا ہے یعنی جناب لفٹنٹ کرنل ہالرائڈ صاحب بہادر
ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب نے میری وہ حُسن تحسین سے آبرو بڑہائی ہے کہ اگر میرا
شوق سراب ہوتا تو دریا سے رواں بنجاتا۔ اور اگر خزان ہوتا تو بہار روضہ
رضوان ہوجاتا۔ جسکی تفصیل یہ ہے کہ ۲۰ جنوری ۱۸۸۱ء مطابق ۲۰ صفر المظفر
۱۲۹۸ھ کو صبح کے ۷ بجے مین اپنے والد ماجد کے ہمراہ جناب ڈائرکٹر صاحب
بہادر ممدوح کے فرودگاہ (ڈاک بنگلہ دہلی) پر حاضر ہوا اور اطلاع کرائی تو
ارشاد فرمایا کہ مین تبدیل لباس کر رہا ہون آپ مہربانی کرکے ذرہ ٹہہرے

رہیں۔ اسی اثنا میں مسٹر کوک صاحب بہادر انسپکٹر مدارس ملک پنجاب
بہی وہاں تشریف لے آئے اور مجھے اور حضرت قبلہ و کعبہ دونوں کو اندر یاد فرمایا
گیا۔ میں نے نذر پیش کی ہات رکہکر معاف فرمادی اور والد ماجد سے نہایت خوش ہوکر
دریافت فرمایا کہ کیا یہ آپکا بیٹا ہے؟ جسکا جواب عرض کیا گیا۔ اور بہت سی
مختصر مختصر باتیں ہوتی رہیں۔ والد ماجد نے بعد اسکے التماس کیا کہ یہ لڑکا
(میری طرف اشارہ تہا) اپنا وقائع عمری آپکے معزز نام کے ساتہ منسوب کرکے
خدمت میں لایا ہے اور فلاں تاریخ اسی کی ایک صاف نقل آپ کی خدمت میں بہی
بمقام لاہور ارسال کی گئی تہی، جسکی نسبت غالباً سنا ہے کہ حکم مناسب ہوگیا ہے
لیکن ہنوز وصول نہیں ہوا، مگر اب کہ محمد یعقوب خود حاضر ہے آپ اسکا
وقائع اسی کی زبان سے سُن لیں۔ چنانچہ میں نے ایما پاکر پڑہنا شروع کیا
جب تہوڑا سا سُنا چکا تو مسٹر کوک صاحب بہادر نے ڈائرکٹر صاحب بہادر سے
تحریک کی کہ اس طالب علم کا وظیفہ مقرر ہونا چاہیئے۔ جناب والد ماجد نے
گزارش کیا کہ مجہو وظیفہ ملنے کی اتنی خوشی نہیں ہے جتنی کہ اس وقائع کے
تحسین کی مسرت و تمنا ہے۔ یہ سُنکر ڈائرکٹر صاحب بہادر نے فرمایا
کہ میں بہت خوش ہوا اور ہمیشہ خوش ہوں گا جبکہ میں سنونگا کہ یہ نوشت فرخندہ
میں چل رہے مصروف ہے۔ بعدہ وہ طلائی گہڑی جو حضور نظام نے مجھے بصلۂ
شوق تحصیل علم عطا فرمائی تہی بڑی خوشی اور التفات کے ساتہ ملاحظہ فرمائی گئی

سالانہ رپورٹ لیاقت و اطوار پاس شدگان امتحان رڑکی کالج متعلقہ ڈویژن ڈیرہ غازیخان بموجب حکم نمبر حرف ای

نام و عہدہ سررشتہ	تاریخ تقرر	مہارت ریاضی	نقشہ نویسی	علم پیمائش	تخمینہ	اردو	حساب اور دفتر کا کام	عام لیاقت	اطوار
محمد اسمٰعیل خان سب اوورسیر	۸ر اکتوبر سنہ ۱۸۹۱ء	خاصی	اچھی	اچھا	اچھا	×	اچھا	اس نے اپنے آپ کو بہت کام کا بنا لیا ہے اور نشو و نما ترقی کرتا جاتا ہے اور اپنے کام میں زیادہ لیاقت حاصل کرتا ہے	بہت اچھے

خلاصہ رپورٹ سفارش ترقی بابت ششماہی مختتمہ ۳۱ر اگست سنہ ۱۸۹۲ء

نام عہدہ دار	نام سررشتہ متعلقہ	عہدہ موجودہ	کس خدمت کی سفارش	مدت ملازمت	وجوہ سفارش
محمد اسمٰعیل خان	پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ	سب اوورسیر درجۂ سوم	سب اوورسیر درجۂ دوم	ایک سال ۱۱ ماہ	حسب مندرجہ عبارت ذیل

سب لیاقتیں اوّل درجے کے سب اوورسیر کی رکھتا ہے - لیکن حسب مجموعہ اوّل و دوم دفعہ ۹۶ و ۹۸ صرف دوسرے درجہ کی سب اوورسیری کی سفارش کیجاتی ہے - اسکی مدت ملازمت صرف دو برس ہیں - وہ ہمارے اطمینان کے قابل اپنے سب کام کرتا ہے - لیول خوب کرتا ہے، اور فیلڈ بک نہایت اچھی طرح رکھتا ہے - نقشہ اور اسٹیمیٹ صحیح بناتا ہے - بہت سے کاریگروں کی نگرانی کیا کرتا ہے - محنتی ہے اور اپنے کام کرنے میں کوشش کیا کرتا ہے میں اسکی بلا تکلف سفارش کرتا ہوں - نہر انڈس قسمت ڈیرہ غازیخان - (دستخط) ٹی اے - ایوین صاحب اگزکٹو انجنیر

مین تصدیق کرتا ہون کہ محمد اسمٰعیل خان سب اوورسیر درجۂ دوم سررشتۂ انہار چار برس سے اس ڈویزن
مین کام کرتا ہی جسمین سے دو سال تک وہ خاص ہمارے ماتحت تہا ہی جب کہ ہم اُس ڈویژن مین ہین وہ
اپنے درجہ کے کام مین خوب واقف ہی اور نقشہ نویسی کا کام بہی بصورتی سے کرتا ہی پیمایش کرکے وہ عکس اُتار
سکتا ہی اور بہت خبرداری اور ہوشیاری سے فیلڈ بک سے نقشہ بنا سکتا ہے اور سب کام سمجھ سکتا ہے اور
اچھی طرح سے دے سکتا ہے - اور بڑا عمدہ لیول کنندہ اور پیمایش کنندہ ہی - اب اُسکی تبدیلی چند روز کے
لئے سپیشل سرویری ڈویژن ڈیرہ جات مین ہوگئی ہے - اُسنے ہم سے اس سند کیواسطے درخواست کی
ہم اس امر کو بہی درج کرنا ضروری جانتے ہین کہ اگرچہ اُسکو علم انگریزی کا تہوڑا ہی مگر وہ ترقی حاصل کر سکتا
ڈیرہ غازیخان - ۲۲ مارچ ۱۸۷۳ء (دستخط) ٹی - ای - ایوین مہتمم انہار سندہ -

---

محمد اسمٰعیل خان سب اوورسیر درجہ دوم پچھلے چار مہینے سے میرے ماتحت کام کرتا ہے وہ بہت ہوشیار
اور محنتی ہے - مین نے جب کہ رہتک سب ڈویژن کا چارج لیا اُسی بڑے کام کا آدمی سنتا ہون
وہ نقشہ بڑی بصورتی سے کہینچ سکتا ہی - اور پیمایش اور لیول اور سادہ نقشہ سمجھ سکتا ہی - مین اُسکو
عہدہ اوورسیری درجہ سوئم بالکل لائق سمجھتا ہون -
رہتک - ۱۴ جنوری ۱۸۷۵ء (دستخط) ایچ - الف - سالین صاحب اسسٹنٹ انجنیر -

(رپورٹ ششماہی مع سفارش محررہ ۳۱ مارچ ۱۸۷۵ء)

محمد اسمٰعیل خان اوورسیر درجہ دوم - برائے عہدہ مجوزہ سب اوورسیری درجہ اول -
بہت ہوشیار ہے اور انگریزی لکہ پڑہ سکتا ہے - انگریزی مین تخمینہ اور نقشہ کشی کی بابت

معمولی رپورٹ تحریر کرنے کے لئے بہت اچھا ہے اور اول درجہ کی سب اوورسیری کے
بالکل لایق ہے - اسسٹنٹ انجنیر صاحب کا سرٹیفکیٹ بھیجا جاتا ہے -
(دستخط) جی - پی - میلن سول اگزکٹو انجنیر ہانسی ڈویژن نہر جمن غربی -

---

محمد اسمٰعیل خان سب اوورسیر نے ہانسی ڈویژن مین گزشتہ ۳ برس تک کام کیا
اور اس مدت تک مجہیر راضی رکہا - وہ بہت ہوشیار اور تیز اور اوورسیری کے
لایق ہے - انگریزی کافی جانتا ہے - مین اُسکی ترقی سُنکر بہت خوش ہونگا - وہ اپنا
حساب معہ نوٹ بک انگریزی مین عام طریقہ سے اچھی طرح رکہتا ہے - مین نے اُس سے
صرف ایک قصور پایا تہا جبکہ وہ پہلے پہل اس ڈویژن مین آیا تہا -
مورخہ ۱۲ مئی ۱۸۶۶ء - (دستخط) جی - پی - میلن صاحب سول انجنیر سابق اگزکٹو انجنیر

محمد اسمٰعیل خان سب اوورسیر اس نہر کے جیند سب ڈویژن مین ۱۸۶۱ء سے ۱۸۶۹ء تک
میرے ماتحت کام کیا - وہ ہوشیار اور محنتی عہدہ دار ہے اور اپنے کام مین اچہا ہے
جب تک اُس نے میرے ماتحت کام دیا مین اُس سے رضامند رہا -
حصار - ۲۴ مارچ ۱۸۶۹ء - (دستخط) ایچ - دانیل صاحب اسسٹنٹ انجنیر -

---

محمد اسمٰعیل خان سب اوورسیر نے گزشتہ ۱۱ ماہ تک میرے ماتحت کام انجام دیا - مین اُسکو

تیز و چست اور اچھا سب اوورسیر سمجھتا ہوں۔ وہ اپنے کام میں لائق ہے اگر میں اسکی ترقی درجۂ اوورسیری پر سنوں گا تو خوش ہوں گا۔

مقام حصار۔ ۷ فروری ۱۸۸۰ء۔ (دستخط) ایچ۔ ایف۔ ایلن صاحب اسسٹنٹ انجنیر

محمد اسمعیل خان نے مجھسے بوقت روانگی از ڈویژن ہانسی ایک سرٹیفکیٹ کی استدعا کی۔ وہ میرے زیر تحت میری ماتحتی میں دو سال تک بطور سب اوورسیر کے کام کرتا رہا وہ جفاکش اور رضامند کرنیوالے اور اپنے کام کو خوب سمجھتا ہے۔ اور بیشک اپر سب اوورسینٹ کے لایق ہے۔ وہ ایک ضروری کام کے لئے بھروسہ کا آدمی ہے۔ لیکن کبھی کبھی اسکے کام میں ملاحظہ کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ وہ کبھی تھوڑی سی سستی ظاہر کرتا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ وہ تھوڑے عرصہ میں اعلےٰ درجہ کی ترقی پاوے گا۔ وہ معتبر اور دہلی کے ایک اچھے خاندان میں سے ہے۔

مورخہ مئی ۱۸۸۰ء۔ (دستخط) ڈبلیو۔ ٹی۔ جیمس سابق سب انجنیر سب ڈویژن ہانسی

تاریخ اجماع این چند پریشان ورق طبعزاد مخدومی مولانا سیف الحق صاحب حقی دہلوی المتخلص بہ ادیب

در سمبت بکرمی

میرے لیئق دوست نے چھوٹی سی اپنی عمر میں	لکھکے یہ نامہ کھولدی۔ شوق کی۔ دلمیں عالم راہ
سیر و سفر کی تجربے علم و عمل کے تذکرے	اس پہ بیان حسن ہے حسن سخن کی جلوہ گاہ
آج اسے دیکھکر ادیب میں نے بھی آفریں کے ساتھ	لکھدیا سال بکرمی۔ تذکرۂ شگرف واہ
	۱۹۳۷ ب

یعقوب کہ یوسفِ عزیزست مرا	مجموعۂ دُرِ قیمِ زِ عہدِ عمرش حالات
بنوشت ادیب سالِ تاریخ زِ نو	سہرِ وسعتِ وتجربہ ومعلومات
	۱۸۰ ۶ ۸۱

ایضاً فی الہجرۃ النبویۃ

رقم نمود چو یعقوب دِلپذیری نامہ	بہ ڈاکٹرِ فرزانۂ شہرۂ آفاق
ادیب گفت زِ ہجری و سالِ تاریخش	مذاقِ تازہ بہ بین - و - کلیدِ تازہ مذاق
	۹۸ ۲ ۱۲ - ۹۸ ۲ ۱۲

تمت بالخیر